© rasailojaraid.com

ٹیوب بچے

سوال :۔ خدا ہمیں راہِ حق میں استقامت عطا فرمائے۔

میرا سوال ہے کہ (TEST TUBE) بے بی کی وبا ہر طرف پھیلتی جا رہی ہے پچھلے ہفتے سعودی عرب میں بھی ایک ایسے بچے کی پیدائش ہوئی۔ اس سلسلہ میں تفصیلی اور تحقیقی مقالہ ترجمان القرآن میں آ جائے تو اچھا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو مجھے ضرور لکھ دیجیئے کہ ایسے بچے کی نسبت کس طرح ہوگی۔ وراثت کا حق کس طرف سے ہوگا اور پھر دوسرے مرد سے (SPERM) اور دوسری عورت کا (OVUM) مل کر بچے کا نسب کس طرح ہوگا۔ خاوند اور بیوی کا SPERM اور OVUM کا TEST TUBE میں FERTILIZE کر کے پھر ماں کے رحم میں رکھ دینا تو جائز لگتا ہے، لیکن غیر مرد اور غیر عورت کے جراثیم کا اختلاط اسلام کی تعلیمات کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی جواب مرحمت فرمایئے۔

دوسری بات ایک (INFORMATION) ہے۔ نجران جو کہ تاریخی شہر ہے۔ اس میں اصحٰب الاخدود کا وہ تاریخی مقام ہے جس کا ذکر سید صاحب نے جلد ششم تفہیم القرآن میں سورہ البروج میں تفصیل سے کیا ہے۔ سید صاحب اپنے سفر ارض القرآن میں شاید ادھر نہ تشریف لا سکے۔ میں نے اس مقام کی کچھ تصاویر لی ہیں۔ اگر آپ کہیں تو وہ تفہیم القرآن میں متعلقہ مقام پہ لگائی جا سکتی ہیں تاکہ یہ کمی بھی پوری ہو سکے۔ آپ کے حکم پر وہ تصاویر میں آپ کو بھجوا سکتا ہوں۔

جواب :۔ موجودہ "ترقی یافتہ" مغربی دُنیا کا معاشرہ چونکہ اخلاقی قدروں کو تباہ کر چکا ہے، اس لیے وہاں اب جو بھی تحقیقات و ایجادات ہوتی ہیں۔ ان میں یہ ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ کسی امر کی اخلاقی حیثیت کیا ہے۔

سنتے ہیں کہ گھوڑوں کی اچھی نسلیں حاصل کرنے کے لیے یہ طریقہ رائج تھا کہ گھوڑے کا مادۂ تولید کسی نلکی میں لے کر مقررہ وقت کے اندر کسی گھوڑی کے رحم میں پہنچا دیا جاتا تھا۔ لیکن اب تو انسان خود کو جانوروں کی سطح سے بھی نیچے لے آیا ہے۔ بعض معاشروں میں یوں بھی حرام اولادیں ہر طرف پیدا ہوتی ہوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کنواری ماؤں کا ایک وسیع طبقہ موجود ہو اور جہاں ایک ایک عورت کئی کئی مردوں کو آسودہ کرتی پھرے، چاہے وہ شوہر دار ہو، وہاں ٹیوبی بچوں کے حلالی یا حرامی ہونے کو کون دیکھے گا یہ تو صرف ایک سچا مسلمان ہی ہے جو خیر و شر، جائز و ناجائز اور حلال و حرام میں تمیز کرتا ہے۔

میرے خیالات اس معاملے میں یہ ہیں:-

۱- اس طرح کے اکا دکا تجربات چاہے جانوروں یا انسانوں کے متعلق ہوں (حرام طریق سے نہیں) سائنسی تحقیقات اور معلومات افزائی کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔

۲- مگر انسانوں میں نسل کشی کا یہ مستقل طریقہ ہرگز درست نہیں جس میں ایک مرد باپ ہونے کے بہت سے فرائض اور عورت ماں ہونے کی بہت سی ذمہ داریوں سے کنارہ کش ہو جائے کیوں کہ صرف فطری طریقہ ہی وہ احساسات اور اخلاقی ایثار اور تحمل و مشکلات کے اوصاف پیدا کرتا ہے۔ اس راستے سے ہٹنے کے معنی انسانی قدروں سے دور تر ہونے کے ہیں۔

۳- غیر منکوحہ مرد و زن یا شوہر اور بیوی کے علاوہ کسی بھی دوسرے کے تولیدی جین کے ملاپ سے جو اولاد پیدا ہو گی وہ حرام کی اولاد تو لازماً ہو گی، خواہ وہ رحمِ نسوانی میں پرورش پائے یا کسی مشین میں۔

۴- اولاد اگر حرام کی ہو تو اس کے لیے وراثت اور دیگر معاملات میں وہی احکام ہوں گے جو شریعت کے ہیں۔

۵- کسی بانجھ عورت یا بانجھ مرد کی مشکلات کا حل یہ نہیں ہے کہ ان کے لیے مادہ تو کسی دوسرے ذریعے کا حاصل کر لیا جائے۔

اوّل تو اب ایسے ہارمون اور دیگر ادویہ اور انجکشن اور آپریشن سامنے آ رہے ہیں کہ بانجھ پن کا علاج ممکن ہے۔ اگر آج نہیں تو کل ضرور ہو گا۔

لیکن اگر بانجھ پن سے نجات ممکن نہ ہو تو آخر پیدائشی طور پر کئی بچے اندھے، گونگے، بہرے اور لنگڑے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

بہت سی عورتیں بانجھ ہونے کے باوجود، یا بہت سے جوڑے بے اولاد ہونے کے باوجود دوسری خوبیوں کی وجہ سے ایسی اچھی زندگی گزارتے ہیں کہ کسی دوسرے کو احساس تک نہیں ہوتا کہ اُن کے ہاں کوئی کمی ہے۔ ایسی دو ایک اچھی مثالیں میرے سامنے ہیں۔ (نعیم صدیقی)

© rasailojaraid.com